منگل 22/ذیقعد 1425ھ 4/جنوری 2005ء

ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل سب کے فائدے میں ہے

وزیراعظم شوکت عزیز نے کہا ہے کہ گوادر سمیت صوبہ بلوچستان میں جاری بڑے منصوبوں میں رکاوٹ ہرگز برداشت نہیں کی جائے گی اور تمام ترقیاتی منصوبے وقت پر مکمل ہوں گے۔ صوبے کی ترقی اور میگا پراجیکٹس پر اس وقت 120 ارب روپے خرچ کئے جارہے ہیں ان تمام ترقیاتی منصوبوں میں بلوچستان کے لوگوں کو ترجیحی بنیادوں پر ملازمتیں فراہم کی جائیں گی۔ گوادر میں مقامی لوگوں کو فنی تربیت دینے کے مراکز اور حب میں قائم ماربل سٹی میں ماربل کٹنگ ٹریننگ سنٹر قائم کیا جائے گا۔ انہوں نے ان خیالات کا اظہار حب ریسٹ ہاؤس میں ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کیا اور کہا کہ اقتصادی پالیسیوں کا تسلسل سیاسی اور جمہوری استحکام کو یقینی بنائے گا اور یہ استحکام دوسرے قومی معاملات اور امت مسلمہ کو درپیش مسائل کے حل میں معاون ثابت ہوگا۔ وزیراعظم نے اس موقع پر حب کے ترقیاتی منصوبوں کیلئے 5 کروڑ روپے کے خصوصی فنڈ جاری کرنے کا بھی اعلان کیا۔ اس موقع پر وزیراعلیٰ بلوچستان جام میر محمد یوسف نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بلوچستان ترقی کی نئی راہوں پر گامزن ہو چکا ہے صوبے میں دہشت گردی کے مرتکب افراد اور میگا پراجیکٹس کی مخالفت کرنے والوں سے سختی کے ساتھ نمٹا جائے گا۔ جلسہ عام سے قبل صنعتکاروں کے ایک 25 رکنی وفد نے وزیراعظم سے ملاقات کی اور انہیں اپنے مسائل سے آگاہ کیا۔

وزیراعظم شوکت عزیز نے وزارت عظمیٰ کا منصب سنبھالنے کے بعد اپنی جن ترجیحات کا اعلان کیا تھا ان میں غیر ترقی یافتہ علاقوں کی پسماندگی دور کرنے، انہیں ترقی یافتہ علاقوں کے برابر لانے، ترقیاتی منصوبوں اور پالیسیوں میں تسلسل برقرار رکھنے، روزگار کے نئے مواقع پیدا کرنے اور عوام کی غربت و افلاس کو ختم کرکے انہیں آزادی کی نعمتوں اور برکتوں سے بہرہ ور کرنے کو بڑی اہمیت حاصل ہے اسلئے کہ ان تمام مسائل کا تعلق ایک ماہر اقتصادیات اور عالمی شہرت کا حامل ہونے کے حوالے سے وزیراعظم کی پیشہ وارانہ صلاحیتوں سے ہے چنانچہ انہوں نے ملک کی اقتصادی ترقی اور معاشی استحکام کی طرف نہایت سنجیدگی سے توجہ دینا شروع کی اور حتی المقدور نہ صرف سیاسی مخاصمت، حریفانہ کشمکش سے دامن بچائے رکھا بلکہ وہ ہر موقع پر اپوزیشن کو ساتھ لے کر چلنے قومی معاملات میں اس کی مشاورت کو اہمیت دینے اور افہام و تفہیم سے اختلافی امور طے کرنے پر زور دیتے چلے آرہے ہیں اور اپنی اس مثبت سوچ کے ثبوت کے طور پر انہوں نے قومی اسمبلی میں قائد حزب اختلاف مولانا فضل الرحمٰن سے ان کے چیمبر میں جا کر ملاقات کرنے میں بھی کوئی عار محسوس نہیں کی۔

جہاں تک ملک میں ترقیاتی منصوبوں کا تعلق ہے اگرچہ جن صوبوں یا علاقوں میں ان کا اجراء عمل میں آتا ہے، ان کی تعمیر و ترقی کی رفتار تیز کرنے میں بڑی مدد ملتی ہے لیکن ان سے پورے ملک اور قوم کو فائدہ پہنچتا ہے۔ تعمیر و ترقی کے منصوبوں کو سیاسی مصلحتوں، علاقائی، نسلی صوبائی یا گروہی مفادات کی نذر کر دینا حکومت مخالف عناصر، قبائلی سرداروں اور اجارہ دار سیاسی قوتوں کی طرف سے ان منصوبوں کی مخالفت یا ان کی تکمیل کے راستے میں رکاوٹیں پیدا کرنا نہ صرف ان کے جذبہ حب الوطنی بلکہ عوامی مسائل و مشکلات کا ادراک کرنے اور انہیں حل کرنے کی یقین دہانیوں اعلانات اور دعووں کی بھی نفی کرتا ہے۔ ماضی میں نہ صرف معاشی اور اقتصادی شعبہ بلکہ پالیسیوں کے حوالے سے تمام شعبوں اور بالخصوص ان سے متعلق ترقیاتی منصوبوں کی منصوبہ بندی میں مجرمانہ تساہل غفلت اور لاپرواہی کا مظاہرہ دیکھنے میں آتا رہا۔ سیاسی اکھاڑ پچھاڑ اور انتشار کی وجہ سے پالیسیوں میں تسلسل برقرار رہ سکا نہ قومی وسائل کا ضیاع روکا جاسکا۔ اب وطن عزیز کو ڈبلیو ٹی او کے نفاذ کے بعد اقتصادی محاذ پر جن چیلنجوں کا سامنا ہے ان کا اولین تقاضا یہ ہے کہ ٹھوس منصوبہ بندی اور پالیسیوں میں تسلسل کے ساتھ ساتھ وسائل کے ضیاع کو روکنے پر پوری سنجیدگی سے توجہ دی جائے اور ملک کے ترقی یافتہ اور پسماندہ علاقوں کے درمیان عدم مساوات اور تفاوت کو ختم کرنے کیلئے بلاتاخیر موثر اقدامات کئے جائیں تاکہ مفاد پرست سیاسی عناصر کو عوام کو گمراہ کرنے، اپنی سیاسی اجارہ اداری قائم رکھنے کیلئے انتشار و افتراق پیدا کرنے اور ترقیاتی منصوبوں کی راہ میں رکاوٹ پیدا کرنے کا موقع نہ مل سکے۔ یہ ہمیشہ واضح رہنا چاہئے کہ بڑے ترقیاتی منصوبے سب کے فائدے میں ہوتے ہیں۔

یہ امر باعث اطمینان ہے کہ موجودہ حکومت نے بلوچستان کی پسماندگی کے خاتمے کیلئے ایسے ٹھوس ترقیاتی منصوبے شروع کئے اور ان کیلئے مالی وسائل کی فراہمی کا بھی اہتمام کیا جن سے نہ صرف بلوچ عوام کو غربت و افلاس اور مسائل و مشکلات سے نجات حاصل ہوگی بلکہ ملک کی اجتماعی ترقی کا گراف بھی بلند ہوگا۔ خاص طور پر گوادر بندرگاہ کی تعمیر سے بلوچستان وسط ایشیائی اور مشرقی یورپ کے ممالک کے ساتھ تجارت کے فروغ کیلئے گیٹ وے کی حیثیت اختیار کرلے گا اس طرح اس کی جغرافیائی اور دفاعی اہمیت میں بھی اضافہ ہوگا موجودہ حکومت اس وقت وفاقی پی ایس ڈی پی کا 13.9 فیصد حصہ جو 21 ارب روپے کے لگ بھگ ہے بلوچستان کی تعمیر و ترقی پر خرچ کر رہی ہے بلوچستان میں پہلی خواتین یونیورسٹی کے قیام کا سہرا بھی موجودہ حکومت کے سر ہے۔ ضلع کوہلو میں تیل اور گیس کے ذخائر کی تلاش کیلئے 45 کروڑ روپے کی رقم انفراسٹرکچر پر خرچ کی جارہی ہے صدر مشرف نے بلوچستان کے ترقیاتی فنڈز تین فیصد سے بڑھا کر سات فیصد کر دیئے ہیں۔ میرانی ڈیم، کچھی کینال، کوسٹل ہائی وے، سبک زئی ڈیم گریٹر کوئٹہ واٹر سکیم اور ژوب ڈیرہ اسماعیل خان روڈ ایسے منصوبوں پر کئی ارب روپے خرچ کرکے صوبے کی پسماندگی ختم کرنے کے پروگرام پر عمل جاری ہے۔ حال ہی میں صوبے میں بے روزگاری کم کرنے کیلئے 11 ہزار افراد کو سرکاری ملازمتیں فراہم کرنے کا پروگرام بنایا گیا ہے طبی سہولتوں کی فراہمی کیلئے 300 ڈاکٹروں کی تعیناتی عمل میں آئی ہے اور وزیراعظم اس سے پہلے دورہ بلوچستان کے موقع پر صوبے کی ترقی کیلئے 3 ارب روپے کے اضافی فنڈ کا بھی اعلان کر چکے ہیں اس میں سے ایک ارب روپے صوبے کے قحط زدہ علاقوں پر خرچ کئے گئے زرعی ترقی کیلئے بلوچستان کو 200 بلڈوزر فراہم کئے جاچکے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ صوبے کی ترقی کیلئے کی جانے والی حکومتی کوششوں اور منصوبوں کی بھرپور حمایت کی جائے۔ پوری قوم حکومت کا ساتھ دے اور حکومت مخالف قوتیں سیاسی اختلافات کو ان منصوبوں کی راہ میں رکاوٹ نہ بننے دیں۔

ماضی میں اس خطے کے کئی ملکوں اور بعض ہمسایہ ممالک کی نسبت بھی ہماری اقتصادی معاشی، صنعتی زرعی اور تجارتی پسماندگی میں اضافے کی متعدد وجوہات میں ناقص منصوبہ بندی، سیاسی عصبیت اور مفاد پرست عناصر کی طرف سے ان منصوبوں کی راہ میں پیدا کی جانے والی رکاوٹیں سرفہرست رہی ہیں۔ اس وقت بھی بعض عناصر اپنے منفی ہتھکنڈوں سے انہی وجوہ کو تقویت دینے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں جن کی طرف وزیراعظم شوکت عزیز اور وزیراعلیٰ بلوچستان نے اپنی تقریر میں اشارہ بھی کیا ہے۔ حکومت نے اس سلسلے میں ایک نہایت اہم اقدام یہ کیا ہے کہ قومی اسمبلی نے حکومت اور اپوزیشن کی طرف سے متفقہ طور پر تیار کردہ ایک قرارداد کی منظوری کے بعد بلوچستان کی صورتحال کا جائزہ لینے کیلئے پارلیمنٹ کی ایک خصوصی کمیٹی قائم کی ہے۔ کمیٹی کے ارکان نے بلوچستان کا دورہ کیا۔ مختلف سیاستدانوں، مذہبی رہنماؤں اور عوامی نمائندوں سے ملاقاتیں اور تبادلہ خیالات کیا یقیناً حکومت کمیٹی کی سفارشات کی روشنی میں حقائق پر مبنی شکایات کا ازالہ کرنے میں کوتاہی نہیں کرے گی کیونکہ صوبے کی ترقی کیلئے حکومت کی طرف سے اب تک کئے جانے والے اقدامات حکومت کے خلوص اور عزم کا ٹھوس ثبوت ہیں بعض قبائلی سرداروں کی طرف سے بلوچ نوجوانوں کو سرکاری ملازمتوں سے محروم رکھنے اور دوسرے صوبوں کے افراد کو ملازمتیں فراہم کرنے کا الزام لگایا جاتا ہے لیکن وہ اس پہلو کو نظرانداز کر دیتے ہیں کہ ہر سرکاری ملازمت کیلئے مخصوص تعلیمی معیار فنی تربیت اور تجربے کی ضرورت ہوتی ہے اگر مقامی نوجوان اس معیار پر پورے نہ اتریں تو حکومت دوسرے صوبوں سے ملازمین کے انتخاب و تقرری پر مجبور ہوتی ہے اسلئے بعض عناصر کی طرف سے حکومت کی اس مجبوری کو سیاسی اور صوبائی عصبیت کا رنگ دینے کی کوشش کا قطعاً کوئی جواز نہیں اور یہ ان کے ذاتی مفادات کی آئینہ دار ہے۔ دوسرے صوبوں کے سرکاری ملازمین کیلئے ایک دور افتادہ اور پسماندہ علاقے میں جاکر ملازمت کرنا ہرگز ان کی ترجیحات کا حصہ قرار نہیں پاتا لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ مقامی سطح پر تعلیم کے فروغ اور مختلف شعبوں میں تربیتی سہولتوں کی فراہمی کا معقول بندوبست کیا جائے۔ صوبائی حکومت مقامی صنعتکار اور سرمایہ کار ایسے تربیتی ادارے قائم کریں جہاں سے فارغ التحصیل ہونے والے افراد دوسرے صوبوں سے آنے والے ملازمین کی جگہ لے سکیں۔ وزیراعظم شوکت عزیز ماضی قریب میں بلوچ نوجوانوں کے ایک گروپ سے ملاقات اور بات چیت کے دوران بلوچ نوجوانوں کی پیشہ وارانہ تربیت کیلئے ایک کریش پروگرام شروع کرنے کی یقین دہانی کرا چکے ہیں تاکہ صوبے میں ہنرمند اور تربیت یافتہ افرادی قوت کی کمی پوری کی جاسکے۔ گوادر بندرگاہ کا ترقیاتی ادارہ بھی بلوچ نوجوانوں کو فنی تربیت کی سہولتیں فراہم کر رہا ہے لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ اس منصوبہ بندی اور ٹھوس پالیسی میں تسلسل برقرار رکھنے میں نہ صرف حکومت کی حمایت و تائید کی جائے بلکہ اس راہ میں رکاوٹ پیدا کرنے کی کوشش سے مکمل اجتناب کیا جائے تاکہ بلوچستان کی پسماندگی کا ازالہ ہوسکے۔ بلوچستان رقبے کے لحاظ سے سب سے بڑا صوبہ ہے اس کی ترقی پورے پاکستان کی ترقی ہے۔